ولن

از قلم نورالہدیٰ

ناول بینک پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر ویب پر پبلش کروانا چاہتے ہیں تو ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری اردو میں ٹائپ کر کر ہمیں بھیج سکتے ہیں۔ آپ کی تحریر ویب پر پبلش کر دی جائے گی۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com
E-mail : pdfnovelbank@gmail.com

WhatsApp : 92 306 1756508

انتظامیہ بینک ناول

وِلن

از قلم----نورالہدیٰ

سیکنڈ لاسٹ قسط

"مجھے یہاں چھوڑ کر چلے گئے۔ لیکن یہ اندر کیوں گئے ہیں؟"

ہاسپٹل بلڈنگ کو دیکھتی وہ اپنے آپ سے باتیں کر رہی تھی۔ اس کا فون رنگ ہوا تو اس نے فون پر انجان نمبر دیکھ کر بجنے دیا۔ مسلسل فون بج رہا تھا، باسمہ نے اکتاتے ہوئے فون اٹھالیا تھا۔

"بہت نخرے کرنے آگئے ہیں تمہیں باسمہ!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ارفع کی آواز پہچان کر اس نے خوف سے ارد گرد دیکھا تو اسے وہ کچھ فاصلے پر کھڑی نظر آئی۔ ارفع نے اسے دیکھ کر فلائنگ کس پاس کی تو باسمہ نے ڈر کر لاک دروازے کو کس کر پکڑ لیا تھا۔

"ارے! ارے! ڈر کیوں رہی ہو؟ میں تمہیں کچھ تھوڑی نہ کرنے والی ہوں۔"

وہ مصنوعی فکر سے بولی تھی، جبکہ باسمہ کی نظریں اب جلال کو تلاش کر رہی تھیں۔

"تم تو بول ہی نہیں رہی---- چلو اصل بات کی طرف آتے ہیں۔ جانتی ہو اس ہاسپٹل میں کون ہے؟"

اس نے تجسس پھیلاتے ہوئے کہا، باسمہ چونکی تھی۔

"تمہاری فیوریٹ پریسہ آپی! جو کسی بھی وقت اوپر پہنچ جائیں گی۔ کسی نے بہت برا ایکسیڈنٹ کیا ہے اس کا۔"

ارفع نے کہہ کر کال کاٹ دی تھی۔ باسمہ نے اس کی سمت دیکھا تو وہ بائے کا اشارہ کرتی ایک کار کی جانب چلی گئی۔ باسمہ پریشانی سے اپنے ہاتھوں کو مسل رہی تھی۔ پھر بنا کچھ سوچے وہ دروازہ کھول کر باہر نکل آئی تھی۔ وہ تیز تیز چلتی آگے بڑھ رہی تھی۔ مائیک اچانک ہی اس کے سامنے آیا تھا۔

"ہائے بیوٹی!"

ہاتھ ہلاتا وہ مسکرا کر بولتا آگے بڑھا تو باسمہ نے قدم پیچھے لئے۔ مائیک نے ہاتھ میں پکڑی بوتل سے اس پر سپرے کیا تو باسمہ پل میں حواس کھوتی نیچے گری تھی۔ اردگرد لوگ اس کی جانب متوجہ ہوئے تو مائیک چہرے پر پریشانی سجائے نیچے جھکا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"میری وائف کی طبیعت زیادہ خراب ہے۔"

اسے اٹھاتا وہ لوگوں کو جواب دے کر باہر نکل آیا تھا۔ ارفع نے اسے باسمہ کو دوسری کار میں لیٹاتے دیکھا تو باہر آئی مگر اس سے پہلے وہ کار چلا چکا تھا۔

"مائیک!"

وہ غصے سے بولی تھی۔وہ اس کا پیچھا کرنے لگی۔ جیسے ہی راستہ سنسان ہوا مائیک ہنسا تھا۔

"تمہیں کیا لگا تھا ارفع! مجھے پھنسا کر خود بچ جاؤ گی۔اب جب باسمہ نہیں ملے گی تو تمہارا وہ پاگل شیبی تمہارا ہی خون پی جائے گا۔"

وہ قہقہہ لگاتا ہنس رہا تھا۔بیچ راستے میں کھڑی کار دیکھ کر اس نے بریک لگائے تھے۔ارفع کو تو وہ چکما دے کر پیچھے چھوڑ آیا تھا،سامنے کھڑی کار کو دیکھ کر وہ غصے سے باہر آیا تھا۔

"پاگل ہو کیا؟ بیچ راستے میں کیوں کھڑی کی ہوئی ہے کار؟"

وہ غصے سے بولا تو کار کا دروازہ کھلا۔اندر سے نکلتے تابش کو دیکھ کر مائیک نے قدم واپس لئے تھے۔گولی کی آواز پر اندر تک لرز گیا تھا۔ تابش نے آگے بڑھ کر اسے گریبان سے پکڑا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اسے ہاتھ کیسے لگایا تم نے؟"

اپنی گرفت مضبوط کرتا وہ بولا تو اس کے لہجے سے مائیک کو خوف آیا۔

"مجھے ارفع نے----"

مائیک اب سمجھ گیا تھا کہ تابش کے بارے میں جتنا اس نے سنا تھا وہ کم تھا۔

"تمہیں لگتا ہے تمہاری اس بات پر میں یقین کر لوں گا؟"

تابش نے جس انداز میں پوچھا تھا، مائیک کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی تھی۔

"فون کرو اسے، اور وہاں بلاؤ جہاں جانے کا پلان تھا۔"

کار کے بونٹ کی جانب اسے دھکا دے کر وہ بولا تو مائیک نے پاکٹ سے اپنا فون نکالا۔ تابش کار کی جانب بڑھ گیا تھا۔ باسمہ کو دیکھ کر اس کا ذہن سب دہرا گیا تھا۔ باسمہ کی جانب بڑھا اپنا ہاتھ بیچ میں ہی روک لیا تھا۔

"مجھے معاف کر دینا گڑیا!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسے اٹھا کر وہ اپنی کار کی جانب بڑھ گیا۔ کار اسٹارٹ کرتے ہی اس نے اگلا فائر کیا تھا، اس بار نشانے پر مائیک کی کار کا ٹائر تھا۔

"تم دونوں وہاں نہیں آئے تو سوچ لینا اگلی بار نہ ہوا میں گولی ضائع ہو گی نہ کسی کار کے ٹائر پر۔"

دھمکی دیتا وہ کار اسٹارٹ کر چکا تھا۔

* * * * * * * * *

"جلال!میری بات سن؟"

اس سے پہلے وہ دوبارہ شیشے پر مکا مارتا سرفراز نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا تھا۔

"سب پر پلانیڈ تھا،وہ گھٹیا لڑکی!اپنی بہن کی بھی دشمن نکلی۔"

جلال نے غصے سے کہا۔

"یار یہاں کیمرہ لگا ہے،ہم سی سی ٹی وی فوٹیج چیک کرتے ہیں،معلوم ہو جائے گا بھابھی کو کون لے کر گیا ہے۔"

جلال جانتا تھا کہ یہ کام ارفع کا ہے لیکن اسے بھی ثبوت چاہیئے تھے تاکہ وہ اسے ہمیشہ کے لئے ان کی زندگی سے دور کر سکے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یار بھابھی!تو کار سے خود نکلی ہیں۔"

وہ لوگ سی سی ٹی وی فوٹیج دیکھ رہے تھے جب باسمہ انہیں کار سے نکل کر باہر جاتی دیکھائی دی۔

"وہ ڈری ہوئی تھی سرفراز!"

جلال نے اپنی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

"یہ تو مہتاب ہے جلال!"

کار کی پچھلی سیٹ ایک پرچی پھینکتے شخص کو وہ پہچان چکے تھے۔

"وکی!!!"

جلال وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔ سرفراز اس کے پیچھے بھاگا تھا۔

****

"شی از فائن! کچھ دیر تک انہیں ہوش آجائے گا۔"

ڈاکٹر نے باہر آکر جیسے ہی کہا تھا، ان کے الفاظ نے باہر کھڑے دو لوگوں کو زندگی دے دی تھی۔

"میں دیکھ سکتا ہوں اسے پلیز!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

عابس نے بے چینی سے کہا۔

"انہیں روم میں شفٹ کیا جا رہا ہے، اس کے بعد آپ مل سکتے ہیں۔"

ڈاکٹر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتا وہاں سے چلا گیا تھا۔ کچھ دیر بعد پریسہ کو روم سے باہر لایا گیا۔ وہ بے ہوش تھی۔ ارباز نے اس کے چہرے کو آخری بار دیکھا تھا۔ اپنی محبت کو وہ اس لمحے میں قید کرنا چاہتا تھا۔ وہ

مسلسل پریسہ پر نظریں جمائے ہوا تھا۔عابس اس کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔وارڈ میں لا کر پریسہ کو بیڈ پر منتقل کرنے کے لئے عابس خود آگے آیا تھا۔

"کچھ دیر تک انہیں ہوش آجائے گا، دھیان رہے انہیں زیادہ بات نہیں کرنی دینی۔"

نرس ہدایت دیتی وہاں سے چلی گئی تھی۔عابس نے ارباز کی سمت دیکھا جس نے نظروں کا زاویہ بدل لیا تھا۔عابس اسے سخت نہیں سنا سکتا تھا، پریسہ نے ہمیشہ اس کی عزت کی تھی تو وہ جلال کی وجہ سے اس سے بدتمیزی نہیں کر سکتا تھا۔اس نے پریسہ کے ماتھے کے زخم کو دیکھتے ہوئے کرب سے آنکھیں بند کر کھولی تھیں۔جھک کر اس کے ماتھے پر نرمی سے لب رکھتا وہ اس کا ہاتھ تھام کر بیٹھ گیا تھا۔اس کے دائیں ہاتھ اور ٹانگ پر چوٹ تھی۔ارباز کے لئے مشکل ہو رہا تھا وہاں کھڑے رہنا۔وہ ایکسکیوز کرتا باہر آگیا تھا۔باہر آتے ہی اس نے آنکھ میں آیا آنسو صاف کیا تھا پھر مسکرا دیا تھا۔وہ پریسہ کے ہوش میں آنے کے بعد ہی جلال کے پاس جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

"تم ہر بار میرا امتحان لیتی ہو پریسہ! اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو میں کیا کرتا؟"

اس کے چہرے پر نظریں جمائے وہ آہستگی سے بولا تھا۔پریسہ کی انگلیوں میں حرکت ہوئی تھی۔اس نے جیسے ہی پریسہ کا ہاتھ ہونٹوں سے لگایا تھا پریسہ نے آنکھیں کھول دی تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم میرے بے ہوش ہونے کا فائدہ اٹھا رہے ہو عابس!"

وہ نقاہت بھرے لہجے میں بولی تو وہ مسکرایا۔

"میں نے ایک فیصلہ کیا ہے پریسہ! تم شاید مجھے پوری زندگی انتظار کی سولی پر لٹکانے کا ارادہ رکھتی ہو اس لئے ابھی اسی وقت تمہاری میری ساتھ رخصتی ہو رہی ہے۔ اگر تم نے انکار کیا تو امی کو اس ایکسیڈینٹ کی خبر کر دوں گا۔"

عابس نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا۔

"تم اپنا خرچہ بچانے چاہتے ہو عابس! نکاح بھی آنا فانا کر لیا تھا اور اب رخصتی بھی!"

پریسہ آنکھیں کھولتے ہی اس کا چہرہ دیکھنا چاہتی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ خواہش پوری کر دی تھی۔ تبھی وہ عابس کے فیصلے پر اپنے انداز میں اقرار کر چکی تھی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"سیدہ آنٹی بھی تو اپنے تینوں بیٹوں کا رشتہ لے کر پہنچ گئی تھیں، زبردستی جوڑ بنانے۔ میں کیسے اپنی محبت کسی کو اور دے دیتا۔"

اس نے منہ بنائے کہا تو پریسہ مسکرائی۔ سر میں درد کی ٹھیس اٹھی تو وہ سسکی تھی۔

"کیا ہوا پریسہ! درد ہو رہا ہے ڈاکٹر کو بلاؤں؟"

وہ اٹھنے لگا تو پریسہ نے اسے روکا۔

"ٹھیک ہوں میں۔"

"میں جلال کے خلاف ایف آئی آر کٹواؤں گا، اسے سزا ملے گی اس کی جو اس نے کیا۔"

عابس غصے سے بولا تو اندر داخل ہوتے ارباز کے قدم رکے۔ پریسہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"جلال نے نہیں کیا---ارفع نے"

اس کی آنکھوں میں تکلیف سے آنسو بھر آئے تھے۔ اس بار تکلیف زخموں کی نہیں تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ارفع؟؟"

عابس نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"وہ آئی تھی میرے پاس۔ اس نے جلال پر الزام لگائے، اس دن پہلی بار میں نے جلال پر یقین کیا تھا، مجھے میری بہن کے جھوٹ نظر آئے تھے۔ باسمہ کے بارے میں سب جان کر بھی اسے اتنی محبت اور عزت دینے والا کسی لڑکی کو-----"

عابس نے اس کے آنسو صاف کئے۔

"میں وجہ جاننا چاہتی تھی کہ وہ کیوں جلال کے بارے میں ایسا کہہ رہی تھی۔ وہ اکیلی نہیں تھی، اس کا فون چیک کیا میں نے تو بہت کچھ عجیب ملا مجھے۔ میں نے جلال کو بلایا تھا پاکستان تاکہ وہ اپنے مجرم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔"

پریسہ کی بات پر ارباز کھٹکا۔

"پریسہ! آپ نے جلال کو دھمکی---"

اس نے پوچھا تو عابس نے بھی مڑ کر ارباز کو دیکھا۔

"نہیں سر! آپ کے بھائی پر میری دھمکی اثر نہیں کرتی۔ ارفع---اس کے خلاف پلان بنا رہی تھی۔ میں نے اسے---سب بتایا تھا لیکن میں ایک جگہ---چوک گئی، ارفع میرے گھر سے چلی گئی اور---مجھے معلوم نہ ہو سکا۔"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

اس کے چہرے پر تکلیف دیکھ کر عابس نے اسے چپ رہنے کا کہا۔

"ابھی آرام کرو پریسہ!"

"میرا موبائل---!"

پریسہ نے اپنا فون مانگا تو عابس نے اس کا فون پاکٹ سے نکالا۔ سرفراز اس کی چیزیں اٹھالایا تھا۔ سکرین ٹوٹ گئی تھی لیکن ٹچ کام کر رہا تھا۔ جلال کو بھیج دو فوٹو۔"

اس نے غنودگی میں جاتے ہوئے کہا۔ عابس کو چہرے کے نقوش سمجھ نہیں آئے تھے لیکن ارفع کی تصویر تھی کسی لڑکے کے ساتھ۔ ارباز نے آگے ہو کر فون میں دیکھا اگلے ہی پل وہ باہر نکلا تھا۔ اسے پریسہ کا جملہ آج سمجھ آیا تھا۔ اس کا بھی مان اور بھروسہ آج بری طرح ٹوٹا تھا۔ عابس تصویر بھیج چکا تھا اسے جلال کے پاس جانا تھا، جانتا تھا اس کا بھائی برداشت نہیں کر سکے گا۔

****

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

گارڈ کو راستے سے ہٹاتا وہ تن فن کرتا اندر داخل ہوا تھا۔ اتنی پریشانی میں بھی سرفراز کو جلال کی دہشت دیکھ کر انجانی خوشی ہوئی۔

"وکی کہاں ہے؟"

اندر آتے ہی وہ غصے سے چلایا تو اس کی آواز پورے گھر میں گونجی تھی۔

"اوپر کمرے میں۔"

ملازم نے ڈرتے ڈرتے اشارہ کرتے بتایا تو وہ تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا اوپر گیا تھا۔لات مار کر دروازہ کھولتا وہ اندر داخل ہوا تو وکی کو راکنگ چیئر پر سکون سے جھولتا دیکھ کر آگے بڑھا۔

"آ گئے تم! مجھے معلوم تھا تم یہیں آؤ گے۔بتاؤ کیا لو گے، بہت تھک گئے ہو گے ناں؟"

تمسخرانہ انداز میں پوچھتا وہ جلال کا غصہ مزید بڑھا گیا تھا۔جلال نے آگے بڑھ کر اسے گریبان سے پکڑ کر کھڑا کیا تھا۔

"میری بیوی کہاں ہے؟"

اس کے سوال پر وکی ہنستا چلا گیا۔جلال نے اس کے ہنسنے پر اسے جھٹکا دے کر دیوار میں مارا تھا۔خون کی لہر وکی کے ماتھے سے نکلی تھی۔مگر وہ مسلسل ہنس رہا تھا۔جلال اسے مارنا شروع ہو چکا تھا مگر وہ ڈھیٹ بنا ہنس رہا تھا۔کمرے سے باہر پھینک کر جلال نے اسے ٹھوکر ماری تھی۔وکی نے کھڑے ہوتے جلال کو اس نظروں سے دیکھا تھا گویا پوچھ رہا بس اتنا ہی دم تھا۔جلال نے اس کو گریبان سے پکڑ کر اس کا سر دیوار میں مارنا شروع کر دیا تھا۔سرفراز بھی ڈر گیا تھا۔

"جلال کیا کر رہا ہے یار! مر جائے گا یہ؟"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

سرفراز اسے روکنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اس کی نظریں تو سامنے والے پر تھیں۔

"میری بیوی کہاں ہے؟"

اس کا سر دیوار میں مارتا وہ دھاڑا تو سرفراز بھی ڈر گیا تھا جبکہ مقابل کو تو کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا۔

"تمہاری کمزوری بہت مشکل سے ہاتھ لگی ہے جلال! اس کے ساتھ وہی ہو گا جو تم نے میرے بھائی کے ساتھ کیا۔"

ہاتھ کی پشت سے منہ سے نکلنے والا خون صاف کرتا وہ بولا تھا۔ جلال نے اسے سیڑھیوں سے نیچے پھینکا تھا۔ اتنی تکلیف میں بھی وہ ہنس رہا تھا۔

"جلال! بس کر۔۔۔ یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ بھابھی اس کے پاس نہیں ہے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سرفراز نے جلال کو بازو سے پکڑتے ہوئے کہا۔

"یہ دیکھ۔۔۔۔"

جلال نے مٹھیاں بھینچی تھیں۔ اور سیڑھیاں اترتا باہر کی جانب نکل گیا تھا۔

"تمہارا دماغ خراب ہے وکی! اگر مرنے کا اتنا شوق ہو رہا ہے چھت سے کود جاؤ۔ میرے دوست کو کیوں قتل کے الزام میں پھنسوا چاہتے ہو؟"

اس کے زخم پر غلطی سے پاؤں رکھتا وہ تو بولا وکی کے چلانے پر معذرت کرتا فوراً پیچھے ہوا۔

" سوری بھائی! میں نے جان بوجھ نہیں کیا۔ تم آرام کرو۔"

وکی کو اٹھتے دیکھ وہ کہہ کر باہر بھاگ گیا تھا۔ پیچھے وکی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی۔

"جلال! دیکھ میری بات سن۔"

وہ اپنی کار کے پاس سر تھامے کھڑا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تو ہاسپٹل جا بھائی کے پاس۔ انہیں اس سے ملنے نہیں دینا۔ میں باسمہ کو لیکر گھر آجاؤں گا۔"

اس بار جب وہ بولا تو سرفراز کو وہ بہت دکھ میں لگا۔

"میں تجھے اکیلے نہیں جانے دوں گا۔"

سرفراز نے ضد کی جلال نے اسے گلے لگایا۔

"تھینک یو یار! تو نے دوستی سے بھروسہ نہیں اٹھنے دیا میرا!"

اس کی آواز بھی سرفراز کو بھاری محسوس ہو رہی تھی۔

"جگر!"

سرفراز نے اسے پکارا تو اس کی پیٹھ تھپکتا اپنی کار میں بیٹھ گیا۔ فون وہ سرفراز کے ہاتھ سے لے چکا تھا۔

"تمہارا دشمن یہ ہے جلال! ارفع جو تمہارے ساتھ کر رہی ہے سب اس کی وجہ سے کر رہی ہے۔"

تصویر اور پریسہ کا میسج بار بار اس کے ذہن میں گونج رہا تھا۔ کار روکتا وہ چلایا تھا۔ خود پر سختی کا خول چڑھا کر وہ سیدھا ہوا تھا۔ اپنے فون میں اس نے آج کئی سالوں بعد یہ نمبر ملایا تھا۔

"گھر پر ہوں آجاؤ۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دوسری جانب جیسے وہ اسی کا انتظار کر رہا تھا۔ تابش نے کہہ کر فون بند کر دیا تھا۔ جلال نے کار اسٹارٹ کر کر فل اسپیڈ پر چھوڑ دی تھی۔

* * * * * * * *

"شیبی! پلیز میری طرف دیکھو۔"

وہ صوفے پر ٹیک لگائے بیٹھا تھا جب جلال کا فون اسے آیا۔ آج اسے سب ختم کرنا تھا، اس لئے جلال کو یہاں ہی بلالیا تھا۔ سامنے ہی کرسی سے بندھی ارفع بیٹھی تھی۔ ایک جانب اپنی ٹوٹی ہڈیاں لئے زمین پر پڑا مائیک۔

"اپنی زبان بند رکھو۔"

وہ غصے سے بولتا اٹھ کر کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا جہاں باسمہ موجود تھی۔

"سب تمہارے لئے کیا ہے میں شیبی! میری بات سنو شیبی! تم مجھے اگنور نہیں کر سکتے۔"

وہ مسلسل چلا رہی تھی۔

"وہ صرف---اس لڑکی سے محبت کرتا ہے تم سے نہیں۔۔"

بامشکل بولتا مائیک اس کو مزید چلانے پر اکسا چکا تھا۔ وہ مسلسل شیبی شیبی پکار رہی تھی۔

دروازہ بند کرتا وہ کمرے میں داخل ہوا۔ باسمہ ہوش میں آچکی تھی۔ وہ سمٹ پر بیڈ پر بیٹھی تھی۔

"گڑیا!"

تابش نے اسے پکارا تو باسمہ کے چہرے پر ایک پل کے لئے خوشی آئی جو اگلے ہی پل اذیت ناک درد میں بدل گئی تھی۔ وہ مزید خود میں سمٹ گئی تھی۔ تابش گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھا تھا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"مت کرو ایسا گڑیا! تمہارا ہیر و برداشت نہیں کر پا رہا یہ نفرت، اور ڈر۔"

وہ گڑگڑاتا ہوا بولا تو باسمہ نے نفی میں سر ہلاتی پیچھے جگہ نہ ہونے کے باوجود بیڈ کراؤن میں گھسنے کی کوشش کرنے لگی۔

"بس ایک بار معاف کر دو گڑیا!"

وہ ہاتھ جوڑ کر بیٹھا تھا۔

"جلال کے پاس جانا ہے۔"

وہ نفی میں سر ہلاتی بولی تو تابش نے سر اٹھایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"چلی جانا۔ وہ آ رہا ہے یہاں تمہیں لینے۔"

تابش کی بات وہ اس کے چہرے پر خوشی آئی تھی۔

"گڑیا!"

جیسے ہی وہ آگے آنے لگا باسمہ ڈر کر مسکراہٹ بھی سمیٹ چکی تھی۔ باہر جلال کی آواز آ رہی تھی۔ باسمہ بیڈ سے اترنے لگی مگر پھر تابش کو دیکھ کر رک گئی۔ وہ اٹھ کر باہر نکل گیا تھا۔

"باہر مت آنا گڑیا!"

جاتے جاتے اسے کہنا نہیں بھولا تھا۔ وہ باہر آیا تو جلال کھڑا ارفع کو گھور رہا تھا۔ ارفع بھی اس کی جانب نفرت سے دیکھ رہی تھی۔ قدموں کی آہٹ پر جلال نے تابش کی طرف دیکھا۔

"کیوں کیا یہ سب؟"

جلال نے تحمل سے پوچھا۔ ارفع کی حالت دیکھ کر اسے لگا تھا شاید تابش کا اس سب میں ہاتھ نہ ہو۔

"تم جانتے نہیں جیسے کچھ بھی؟ تم ہی تو وجہ ہو یہ سب کرنے کی؟ میری اس حالت کی؟"

تابش بھی سکون سے بولتا آگے آیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں وجہ ہوں؟ میں نے کیا کیا ہے؟"

وہ سمجھ نہیں پایا تھا تابش کی نفرت کی وجہ۔

"سب تم نے ہی تو کیا ہے جلال! مجھے مینٹل اسائیلم بھجوایا، پھر جیل میں، میں نے کیا بگاڑا تھا تمہارا جلال؟ میرا کیا قصور تھا؟----"

وہ یک دم چلایا تھا۔ جلال کے چہرے کے تاثرات کرخت ہوئے تھے۔

"تم نے میرے شیبی کو ڈرگز کے الزام میں جیل میں ڈلوایا تھا، میں نے تمہیں ڈرگز ایڈکٹ بنادیا۔ میرا پلان آخر میں جا کر گڑبڑ ہوا تھا ورنہ تم جیل میں سڑ رہے ہوتے، لیکن کوئی بات نہیں، یہ کام تو اب بھی ہو جائے گا۔"

کرسی سے بندھی ارفع نے ہنستے ہوئے کہا تو جلال مسکرایا۔

"تمہاری ماں مر چکی ہے۔"

جلال کے ایک جملے نے اس کی ہنسی کو بریک لگایا تھا۔

"یہاں آ کر تم چوک گئی، تمہاری بہن میرے حق میں بیان دے چکی ہے، اور تمہاری اصلیت بھی یہ ایک بات اس پر مکمل واضح کر گئی۔"

"میں تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ کرسی پر ہی ہاتھ پاؤں مارتی اس پر جھپٹنے کو تیار تھی۔

"ارفع!!"

تابش کے چلا کر پکارنے پر وہ رکی تھی۔

"باسمہ کہاں ہے؟"

جلال نے سپاٹ چہرے کے ساتھ پوچھا۔

"وہ میری گڑیا ہے تمہیں نہیں دوں گا میں جلال!"

وہ ہنستا ہوا بولا تو جلال مٹھیاں بند کرتا آگے آیا۔اس ایک لفظ نے آج کتنا بڑا راز کھولا تھا شاید تابش خود بھی انجان تھا۔

"تم نے باسمہ کے ساتھ----"

وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ کتنی بری طرح گرا تھا جلال کی نظروں سے۔تابش کے چہرے کا رنگ فق ہوا تھا۔

****

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بھائی! آپ اندر نہ جائیں۔جلال!----"

"ہٹ جاؤ پیچھے سرفراز!"

ارباز اسے راستے سے ہٹاتا گھر میں داخل ہوا تھا۔گیٹ کھلا ہونے کی وجہ اسے مشکل نہیں ہوئی تھی۔سرفراز بھی اس کے پیچھے اندر آیا تھا۔

"وہیں رک جاؤ جلال! تم یہاں اپنے کئے کا حساب دینے آئے دو۔ دوستی کو پامال کرنا تم سے ہی تو سیکھا تھا میں نے۔"

وہ غصے سے گن اس پر تان کر بولا تھا۔ اپنے غصے میں وہ دھیان نہیں دے پایا تھا کہ وہ کیا بول گیا تھا۔

"تمہارے ساتھ جو ہوا سب تمہاری وجہ سے ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

وہ بولتا ہوا آگے بڑھا ہی تھا جب گولی اس کے کندھے کو چھو کر گزری تھی۔ درد برداشت کرتا وہ پیچھے ہوا تھا۔

تابش ہنسا تھا۔

"جلال!"

ارباز جلال کو پکارتا ہوا اس کے پاس آیا تھا۔ اس نے ایک غصے بھری نظر تابش پر ڈالی تھی۔ تابش شرمندہ ہو گیا تھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"تمہارا باپ بھیجنا چاہتا تھا تمہیں اسائیلم! ڈر گز تمہاری لاپرواہی کی وجہ سے تمہارے بیگ میں رکھے گئے۔"

ارباز سے خود کو چھڑاتا وہ آگے آیا تھا۔ جلال نے اس کے چہرے پر پوری قوت سے تھپڑ مارا تھا۔

"میں نے جھوٹ نہیں بولا تھا جلال! میں پاگل نہیں تھا، ڈیڈ نے انکل کی کار کے بریک فیل کروائے تھے، میں نے سنا تھا خود۔ تم سب نے مجھے پاگل بنا دیا۔"

تابش کے ہاتھ سے گن گر چکی تھی۔ اس نے جلال کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔ لہجے میں وہی دکھ تھا جو اتنے سال پہلے تھا۔

"تم نے بھروسہ نہیں کیا میرا!"

اسے ہاتھ مار پیچھے دھکیلتا وہ شکوہ کر رہا تھا۔

"کیا تھا بھروسہ تمہارا ہی بھروسہ کیا تھا۔"

جلال نے بھی اسے پیچھے دھکیلا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

****

(ماضی)

ارباز اور وہ قبرستان سے واپس لوٹے تھے۔ سب لوگ ارباز سے افسوس کر کر جا رہا تھے۔ جلال اپنے کمرے میں آ گیا تھا۔ ماں کا احساس تو اسے ملا ہی نہیں تھا، اس کے پیدا ہوتے ہی اس کی ماں اس دنیا سے چلی گئی۔ باپ اور

بھائی ہی اس کے سہارے تھے۔ جنید صاحب کی موت نے اس پر خاموشی کا قفل ڈال دیا تھا۔ کمرے میں آکر وہ اپنی فیملی فوٹو گراف کے سامنے کھڑا تھا۔ شیشے میں اسے تابش کی شبیہ نظر آئی تو وہ مڑا۔ تابش اس کے گلے لگا تھا۔

"جلال! ڈیڈ نے مارا انکل کو---وہ کہہ رہے تھے انہوں نے مارا ہے۔"

اس کے گلے لگے وہ روتا ہوا اس پر انکشاف کر رہا تھا۔ ارباز دروازہ کھول کر اندر آیا تو تابش کو روتے دیکھ کر اسے جلال سے الگ کیا۔

"تابش!"

اس نے جلال سپاٹ چہرے کو دیکھتے ہوئے تابش کو منع کیا تھا۔

Visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"بھائی!"

اس نے کچھ بولنا چاہا مگر ارباز نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

"وہ ابھی ٹھیک نہیں ہے تابش! تم شام میں مل لینا اس سے۔"

ارباز بڑا تھا اسے اپنے بھائی کو سنبھالنا تھا۔ تابش وہاں سے چلا گیا تھا۔ ارباز نے جلال کی طرف دیکھا۔

"آپ سزا دلوائیں گے ڈیڈ کے قاتل کو بھائی!"

جلال کا لہجہ بے لچک تھا۔ ارباز نے ہاں میں سر ہلایا تھا۔

******

"جلال! میں پاگل نہیں ہوں۔ تم بتاؤ انہیں۔ میں پاگل نہیں ہوں۔"

وہ گھر کے بیچ میں کھڑا چلا تھا۔ جلال بنا تاثر کے کھڑا تھا۔

"لے کر جاؤ اسے اندر!"

ملازم کو کرخت لہجے میں کہتے وہ سیڑھیوں سے نیچے اتر کر جلال کے بالکل سامنے کھڑے ہوئے تھے۔ ملازم زبردستی تابش کو اندر لے گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم ابھی بچے ہو جلال! باپ کی موت کا بدلا لینے کے لئے بھائی اور دوست کی جان تو نہیں گنوانا چاہو گے؟"

ان کا لہجہ دھمکی سے بھرا تھا۔

"اگر میرے بھائی یا تابش کو کچھ بھی ہوا تو----"

"تابش میرا بیٹا ہے جلال! اسے کچھ کیوں ہو گا؟----اس کے ساتھ بس یہ ہو گا کہ وہ پاگل خانے جائے گا جب تک اس کے سر سے یہ دوستی کا بھوت نہیں اتر جاتا۔ تم اپنے بھائی کو سنبھالو، زندگی اور موت کے بیچ جھول رہا ہے۔"

صبح ہی ارباز کی کار کو کسی نے بری طرح ہٹ کیا تھا۔ وہ ہاسپٹل میں تھا۔ جلال جانتا تھا یہ سب واجد صاحب کا کام ہے، کیونکہ ارباز انویسٹیگیشن کروا رہا تھا۔ جلال جانے کے لئے مڑا تو واجد صاحب نے اسے روکا۔

"یہاں سے چلے جاؤ جلال! اگر تابش اپنی ضد پر قائم رہا تو شاید میں اسے بیٹا ہونے کا مارجن بھی نہ دوں۔"

انہوں نے صاف لفظوں میں اسے دھمکی دی تھی۔ وہ پہلی بار مجبور ہوا تھا۔ باپ کی موت جہاں اس کی مسکراہٹ چھینی تھی۔ دوست اور بھائی کی حالت نے اس پر سختی کا خول چڑھا دیا تھا۔ اس نے سوچا تھا وہ اتنا مضبوط بنے گا کہ کوئی اسے مجبور نہ کر سکے۔ وہ چلا گیا تھا وہاں سے لیکن نہیں جانتا تھا کہ وہ تابش کے دل میں ایک بے اعتباری کا بیج ڈال گیا تھا۔

******

"بھائی! آپ تابش کو نکال دیں وہاں سے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جیسے ہی انہیں خبر ملی تھی کہ واجد صاحب کے مرنے کی جلال نے ارباز سے کہا تھا۔ اتنے دنوں بعد جلال نے تابش کا ذکر کیا تھا۔ ارباز اسے نکال لایا تھا مگر اس کی شخصیت اتنی خراب ہو چکی تھی کہ ارباز کو کافی وقت لگا اسے اس ٹراما سے باہر نکالنے میں۔ جلال بیرون ملک تھا اپنی پڑھائی کی وجہ سے۔ ارباز نے تابش کی پڑھائی اسٹارٹ کروائی تھی۔ وہ نارمل تھا مگر کبھی جلال کی بات نہیں کرتا تھا۔ ارباز نے بھی اس سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کی تھی۔ وہ بھائی تھا اسے بھائی کا فرض پورا کرنا تھا۔

"تم سچ میں جانا چاہتے ہو؟"

تابش نے ہائیر ایجوکیشن کے لئے باہر جانے کی خواہش ظاہر کی تھی۔

"جی بھائی!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تابش کے فیصلے سے اسے خوشی ہوئی تھی۔ جلال جانتا تھا ارباز نے اس کا ایڈمیشن اسی کی یونی کروایا ہے مگر وہ کبھی اس کے سامنے نہیں آیا۔ لیکن جب اس کا گانا سنا تو وہ روک نہیں پایا تھا خود کو۔ وہ دوست تھا اس کا۔ لیکن ایک دیوار حائل ہو گئی تھی دونوں کے درمیان جو واجد صاحب کے مرنے کے بعد بھی قائم تھی۔

اس پر ڈرگز کا الزام لگایا گیا تو جلال کو اس کی آنکھوں میں اپنے لئے بے یقینی دیکھ کر غصہ آیا تھا۔

"اسٹیفن! مجھے ریہرسل روم کی ریکارڈنگز چاہیئے؟"

لہجہ کسی بھی قسم کی رعایت سے عاری تھا۔

"لیکن کیوں؟"

اسٹیفن کو سمجھ نہیں آیا تھا کہ جلال کو یہ سب کیوں چاہیئے تھا۔

"تمہیں جو کہا ہے وہ کرو۔"

اسٹیفن کو آرڈر دیتا وہ بولا۔ اسٹیفن مجبور تھا، جلال اس کی یونی کا خرچہ اٹھا رہا تھا بنا احسان جتائے تو اسے جلال کا کام کرنا ہی تھا۔

"اسے تم بچا نہیں سکتے جلال!"

انجلینا کی آواز پر وہ پلٹا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہمم! بچا بھی سکتے ہو، لیکن----"

جلال نے ایک آئی برو اٹھائی جیسے اس کا ادھورا جملہ اسے پسند نہ آیا ہو۔

"ڈیڈ کی سیریز سائن کر لو۔"

وہ شاطرانہ انداز میں بولی تو جلال کو غصہ عود کر آیا تھا۔

"ڈیڈ چاہتے تھے وہ ہیرو بنے، لیکن میں تمہیں چاہتی ہوں۔اس لئے بس چھوٹا سا گیم کھیلا اس کے ساتھ۔ فکر نہ کرو!تم جیسے ہی سائن کروگے یہ ثبوت وہاں پہنچ جائے گا اور وہ آزاد ہو گا۔"

یہاں جلال دوسری بار مجبور ہوا تھا۔اس نے سیریز سائن کرلی تھی کیونکہ وہ جانتا تھا اس ملک میں اس کے لئے مشکل ہو گا تابش کو رہا کروانا اور اگر زیادہ دیر ہو گی تو تابش شاید پھر ویسا نہ بن پائے جیسا وہ تھا۔ تابش کی بے اعتباری بڑھ گئی تھی۔ایک بار پھر تابش کی شخصیت بگڑی تھی۔وہ پاکستان واپس آگیا تھا۔اکیلا رہنے لگا تھا۔ارفع کی ملاقات اس سے یونی میں ہوئی تھی۔وہ بگڑی لڑکیوں کی طرح تھی۔ہر کسی کو سبق سیکھاتی تھی۔ تابش کے لئے اس نے اسٹینڈ لینا شروع کیا تھا بنا یہ جانے کہ تابش جیسا دیکھائی دیتا تھا ویسا نہیں تھا۔اس کی شخصیت کا خلا بہت گہرا ہو گیا تھا۔ تابش نے اسے اپنے بارے میں سب بتایا تو ارفع نے جلال کو بھی اسی تکلیف سے گزارنا چاہا جس سے تابش گزرا تھا۔لیکن وہ ناکام رہی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

****

(حال)

"نہیں جانا چاہتا تھا میں اپنا گھر چھوڑ کر لیکن مجھے جانا پڑا۔"

جلال مسلسل اسے پیچھے دھکیل رہا تھا۔

"نہیں کرنا تھا کسی فلم میں کام، نہیں آنا تھا اس فیلڈ میں لیکن آنا پڑا۔ صرف تمہاری وجہ سے جلال کو مجبور کیا گیا ، تمہاری وجہ سے۔"

بازو سے خون بہہ رہا تھا۔ وہ ساکت کھڑے تابش کے سینے پر دونوں ہاتھ مار کر اسے پیچھے دھکیل رہا تھا۔ ارباز اور سرفراز ویسے ہی کھڑے تھے۔ ارفع بھی شاک میں تھی۔ دوسری طرف کی سچائی اس نے بنا جانے ہی کیا کچھ نہیں کیا تھا۔

"خون نکل رہا ہے جلال!"

اس کی بازو دیکھتا تابش بولا۔ اسے اپنی آواز کہیں دور کھائی سے آتی محسوس ہوئی تھی۔ جلال نے اسے گھورا۔ تابش آگے بڑھ کر اس کے گلے لگ گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آئی ایم سوری جلال! سوری!"

جلال اسے پیچھے ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا مگر تابش کی پکڑ مضبوط تھی۔

"تابش! پیچھے ہٹو!"

جب بازو کی تکلیف زیادہ بڑھی تو غصے سے بولا۔ تابش پیچھے ہٹا تو جلال نے اسے تھپڑ مارا۔ تھپڑ کھاتے ہی تابش ہنسا تھا۔

"یہ پاگل ہے۔"

سرفراز نے ارباز سے پوچھا تو ارباز نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

"تم جو کچھ کر چکے ہو اس کے بعد سوری بہت چھوٹا لفظ ہے۔"

جلال نے قدم پیچھے لیتے ہوئے کہا۔ تابش آگے بڑھا تھا۔

"میں نے کچھ نہیں کیا جلال! کبھی بدلے کا نہیں سوچا۔ کبھی بھی نہیں۔ دیکھو سب کو سزا دی جنہوں نے تمہیں تکلیف پہنچانی چاہی۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اب جب دوست واپس ملا تھا تو تابش نے اسے سب سچ بتایا۔ ارفع کے چہرے پر حیرانی آئی تھی۔ وہ تو سمجھتی تھی اتنا عرصہ جو تابش نے اسے ٹارچر کیا تھا وہ باسمہ کی وجہ سے کیا تھا۔ وہ ہاتھ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔ رسیاں ڈھیلی ہو گئی تھیں مگر اس کی کلائیوں سے خون رسنے لگا تھا۔

"باسمہ کے ساتھ جو کیا؟"

وہ جو آگے بڑھ رہا تھا یک دم رکا تھا۔

"میں نہیں کرنا چاہتا تھا جلال! وہ مجھے چھوڑ کر جا رہی تھی تمہاری طرح، وہ میری دوست تھی، میری ہمدرد تھی ۔میں جانے نہیں دینا چاہتا تھا اسے۔ شیطان حاوی ہو گیا تھا مجھ پر---"

جلال سے آگے بڑھا۔

"میں نے حد پار نہیں کی تھی لیکن----دوست کھو دی تھی اپنی۔ سب کہتے تھے اس گھر میں کوئی نہیں بچا ۔میں معافی بھی نہیں مانگ سکا تھا اس سے۔ جلال اس سے کہو مجھے معاف کر دے۔ میں اس کی زندگی میں نہیں آؤں گا دوبارہ۔"

اس نے جلال کے سامنے ہاتھ جوڑے تو ارباز آگے بڑھا۔ ارفع بھی ہاتھ آزاد کرواتی تابش کے پاس آئی تھی۔

Visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"شیبی!"

اس نے اس کے ہاتھ پکڑے تھے۔

"تم چاہتی تھیں ناں سب ٹھیک ہو جائے ہم خوش رہیں۔ انہیں کہو مجھے معاف کر دیں۔"

اس نے ارفع کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔

"جلال!"

ارباز نے جلال کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

"یہاں تو لگتا ہے فیملی سین چل رہا ہے کوئی۔"

لڑکھڑا کر چلتا وکی وہاں آیا تھا۔اس کے پیچھے گن پکڑے کچھ لوگ تھے۔وہ بھاگ کر ان سب پر گن تان کر کھڑے ہو گئے تھے۔

"تم لوگ بہت لمبا ڈرامہ کرتے ہو میں تو بور ہو گیا۔"

اپنے ایک آدمی کو اشارہ کرتا وہ گن نکال جلال کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"رک جاؤ وہیں۔"

تابش اسے کمرے میں جاتے دیکھ چلایا تو وکی شاطرانہ انداز میں مسکرایا۔

"ایک طوطی میں دو طوطوں کی جان۔"

وہ کہہ کر خباثت سے ہنسا تو ارفع کو اس کی بات پر غصہ عود کر آیا۔ اپنے پیچھے کھڑے شخص کو کہنی مارتی وہ آگے بڑھ کر ایک تھپڑ وکی کو مار چکی تھی۔ وکی نے اسے پلٹ کر اسے تھپڑ مارا تھا۔ اسے بازو سے پکڑ کر اس نے اپنے آدمی کے پاس دھکیلا تھا۔

"ہاتھ ٹوٹ گئے ہیں تمہارے۔"

وہ غصے سے دھاڑا۔ ڈری سہمی باسمہ کو وہ شخص زبردستی باہر لایا تھا۔ جو جلال کو دیکھتے ہی اس کے پاس آنے کے لئے زور لگانے لگی تھی۔ وکی نے باسمہ پر گن تان لی تھی۔ جلال کا ضبط ختم ہوا تھا۔

"نا۔۔ناں۔۔ایک قدم بھی آگے مت بڑھانا، ورنہ کیا ہے ناں غلطی سے اگر گولی چل گئی تو یہ بیچاری تو تمہارے گناہوں کی سزا بھگتی اوپر پہنچ جائے گی۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

چہرے پر مصنوعی فکر طاری کیے وہ بولا تھا جلال نے بہت ضبط سے خود کو روکا تھا۔

"اسے چھوڑ دے وکی!"

تابش نے غصے سے کہا تو وکی ہنسا۔

"یار! دشمن کا دشمن دوست ہوتا ہے، بھول گئے۔ آج ہی تو اس کی کمزوری ہاتھ لگی تھی، ہاتھ کیا لگی ہے بلکہ لاٹری نکل آئی ہے۔"

وہ خباثت سے باسمہ کو دیکھتے ہوئے بولا تو تابش اور جلال دونوں آگے بڑھے تھے۔ وکی نے ہوائی فائر کرنے پر وہ دونوں رکے تھے۔

"میرے بھائی کو مارا تم نے جلال! میں بہت محبت کرتا تھا اس سے۔ تمہاری بھی سب سے پیاری چیز آج تم سے چھین لوں گا۔ تہی دامن رہ جاؤ گے تم۔"

وکی نے کہتے ساتھ ہی گولی چلائی تھی۔

"جلال نہیں میں گیا تھا نومی کے کمرے میں۔ اسے مارنا مقصد نہیں تھا میرا۔ میرے کچھ بھی کہنے سے پہلے ہی مر گیا تھا وہ۔"

Visit for more novels: www.urdunovelbank.com

گولی کی آواز سنتے ہی تابش بولا تھا۔

(جاری ہے)